سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَتَانِ وَّ سَبْعٌ وَّ ثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّ اَرْبَعُوْنَ رُكُوْعًا

سورۃ بقرہ۔ یہ سورۃ مدنی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی دو سو ستاسی آیات ہیں اور چالیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

(میں) اللہ کا نام لے کر جو بے حد کرم کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے (پڑھتا ہوں)

الٓمّٓ ②

میں اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔[1]

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ③

یہی[2] کامل کتاب ہے اس (امر) میں کوئی شک نہیں، متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے۔

معانقة عند المتأخرين

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ④

جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو (کچھ) ہم نے انھیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ⑤

اور جو تجھ پر نازل کیا گیا ہے یا[3] جو تجھ سے پہلے نازل کیا گیا تھا اس پر ایمان لاتے ہیں اور آخرت پر بھی وہ یقین رکھتے ہیں *

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ⑥

یہ لوگ (یقیناً) اس ہدایت پر (قائم) ہیں جو ان کے رب کی طرف سے (آئی) ہے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

---

[1] الٓمّٓ اور اسی قسم کے اور حروف جو مختلف سورتوں کے شروع میں آئے ہیں مقطعات کہلاتے ہیں۔ یہ حرف الگ الگ بولے جاتے ہیں۔ ان میں سے ہر حرف ایک لفظ کا قائم مقام ہوتا ہے۔ مثلاً الٓمّٓ میں الف اَنَا کا قائم مقام ہے اور لام اَللّٰہُ کا قائم مقام ہے اور میم اَعْلَمُ کا۔ گویا الٓمّٓ کے تینوں حروف مل کر اَنَا اللّٰہُ اَعْلَمُ کے معنے دیتے ہیں۔ یعنی میں اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔ ان حروف کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی اُن صفات کی طرف اختصاراً اشارہ ہوتا ہے جو اُس سورۃ میں بیان ہوتی ہیں جس کے ابتدا میں یہ حروف لائے جاتے ہیں۔ بعض اوقات بیان شدہ صفت کا پہلا حرف لے لیا جاتا ہے اور بعض اوقات کوئی اور اہم حرف۔ بعض سورتیں ایسی بھی ہیں جن سے پہلے کوئی مقطعہ نہیں رکھا گیا، ایسی سورتیں اپنے سے پہلی سورۃ کے تابع ہوتی ہیں، جن میں کوئی مقطعہ ہوتا ہے۔ بعض مفسرین نے ان حروف سے علم ابجد کے مطابق اعداد نکالے ہیں اور ان سے بعض واقعات کی طرف اشارہ مراد لیا ہے جو ان سورتوں میں بیان ہوئے ہیں (تفصیل کے لیے دیکھیں تفسیر کبیر جلد اوّل)

[2] ذٰلِكَ کے معنے "وہ" کے ہوتے ہیں، لیکن کبھی یہ لفظ اُس چیز کے لیے بھی جو قریب ہو اور شان اور درجہ میں بہت افضل ہو استعمال ہوتا ہے اور اس جگہ اس کے یہی معنے ہیں۔ چونکہ اُردو میں ان معنوں کو پوری طرح ادا کرنے والا کوئی لفظ نہیں، اس لیے "یہی" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ دُوسرے معنے اس کے یہ ہیں کہ ذٰلِكَ کا اشارہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی مُشارٌ الیہ کتاب کی طرف ہے اور مطلب یہ ہے کہ جس ہدایت یا کتاب کے مانگنے کی سورۃ فاتحہ کے آخر میں دُعا کی گئی ہے وہی یہ کامل کتاب ہے۔ اس صورت میں ذٰلِكَ کے معنے درجہ کی بلندی کے کرنے کی ضرورت نہیں، سورۃ فاتحہ چونکہ دوسری سورۃ ہے اس لیے ذٰلِكَ بعید کے اشارہ کے لیے قائم رہے گا جیسا کہ اس کے اصل معنے ہیں۔

[3] آیت میں واؤ ہے جس کے معنے "اور" کے ہیں۔ ہم نے "اور" کی بجائے "یا" استعمال کیا ہے تاکہ مفہوم آسانی سے سمجھ آسکے۔

* اور آئندہ ہونے والی (موعود باتوں) پر (بھی) یقین رکھتے ہیں۔